

## اسلام کے بین الاقوامی اصول و تصورات

از: مولانا مجیب اللہ ندوی

عمرہ کاغذ، روشن کتابت و طباعت، مجلد مع ڈسٹ کور۔ صفحات ۱۶۲۔ شائع کردہ: مرکز

تحقیق دیال سنگھ ٹرسٹ لاہور۔ نسبت روڈ۔ لاہور۔ اشاعت اول مئی ۱۹۹۰ء

زیر تبصرہ کتاب دراصل مصنف کا وہ مقالہ ہے جو مسلم یونیورسٹی علی گڑھ کی طلبہ یونین کی دعوت پر وہاں ۱۹۵۷ء میں پیش کیا گیا تھا۔ اور جو اس وقت مصنف کی دارالمصنفین اعظم گڑھ کی رفاقت میں ان کی خواہش کے باوجود کسی وجہ سے معارف میں شائع نہ ہو سکا تھا۔ نظر ثانی اور اضافوں کے بعد اب یہی مقالہ ہے جو سابقہ ۵۰-۵۲ صفحات کے بجائے اس کتاب کی صورت میں ہمارے سامنے ہے جس کی اہمیت و افادیت کے پیش نظر بجا طور پر ناشر نے اسے انگریزی زبان میں بھی شائع کرنے کا ارادہ ظاہر کیا ہے۔

اسے حالات کی ستم ظریفی اور مسلمانوں کی کاہلی اور بے عملی کے سوا اور کیا نام دیا جائے

کہ تاریخ انسانی میں جن لوگوں نے دنیا کو جہاں بانی و جہاں داری کے آداب سکھائے آج اپنی کو دنیا کو یہ باور کرانے کے لیے سعی و جہد کرنی پڑے کہ اقوام عالم سے ربط و تعلق کی استواری اور بین الاقوامی تعلقات کی تشکیل میں ان کا بھی کبھی کوئی حصہ رہا ہے اور ان کا مرجع اول خدا تعالیٰ کی آخری کتاب — قرآن — جس نے سب سے پہلے دنیا کو اس کے اصول و آداب بتائے، اس نسبت سے اس کی تعلیمات و ہدایات عرصہ دراز تک کے لیے پردہ خفا میں چلی جائیں اور اس موضوع پر گفتگو کے دوران اس کا کوئی حوالہ اور کوئی چرچا نہ رہے۔ جدید دنیا اپنی نادانی یا خیانت کاری سے عصر حاضر میں بین الاقوامی تعلقات کا بانی مبنی ہالینڈی تھقو گروٹیوس کو قرار دیتی ہے۔ (الجہاد فی الاسلام ص ۱۹۵۔ مرکزی مکتبہ اسلامی دہلی ۱۹۸۸ء) جبکہ حقیقت یہ ہے کہ بین الاقوامی تعلقات کے اصول و آداب سب سے پہلے دنیا کو قرآن نے سکھائے۔ اس کے صفحات پر ایک سرسری نظر ڈالنے والا بھی اس حقیقت کو آج اپنی چشم سر سے دیکھ سکتا ہے۔ خدا تعالیٰ کا شکر ہے کہ ادھر نصف صدی سے مختلف اسباب و عوامل کے تحت

عالم اسلام میں بیداری اور نہضت کی جولہ اٹھی ہے اس سے حقائق سے پردہ اٹھ رہا ہے اور ہندیب النسانی کی تشکیل جدید میں اسلام کا واقعی کردار ابھر کر سامنے آئے گا۔ مولانا جلیلی ندوی محترم کی زیر تبصرہ کتاب بھی اسی مبارک سلسلے کی ایک کڑی ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ اس لے کو اور آگے بڑھایا جائے اور اسلام کی مطلوبہ فکری لینا رے سے یورپ پر لڑی حملہ کر کے فکر و نظر کے میدان سے اسے بھانگنے کے لیے مجبور کر دیا جائے۔ لیکن یہ چیز بڑی جاں فشانی اور منصوبہ بندی کی طالب ہے۔ اور عالمی سطح پر اسلام پسند مصنفین اور اہل قلم کے لیے دعوت عمل دیتی ہے۔

زیر تبصرہ کتاب میں مصنف نے قرآن و سنت اور متعلقہ مراجع کی روشنی میں بین الاقوامی تعلقات کے سلسلے میں اسلام کی اصولی ہدایات اور پھیران کی روشنی میں متعلقہ مسائل معاہدے کے اصول، دارالاسلام اور دارالحراب، مستامن اور ذمی کے حقوق، اسلام کے اصول جنگ، حقوق شہریت اور بین الاقوامی تجارت وغیرہ تمام مسائل پر سنجیدہ، متین اور موثر انداز میں تفصیل سے گفتگو کی ہے۔ ایک پورے جامعہ کی انتظامی اور اپنی دیگر دعوتی اور تحریری مصروفیات کے باوجود محترم مجیب الدین ندوی اپنے لکھنے پڑھنے کے لیے جس طرح وقت نکال لیتے ہیں وہ اپنی کا حصہ ہے۔ اس کتاب کی تیاری میں جیسا کہ انہوں نے دیا چہ میں خود لکھا ہے۔ قرآن و حدیث اور سیرت و تاریخ کی دوسری کتابوں کے ساتھ خاص طور پر شیخ محمد ابو زہرہ مرحوم کی 'العلاقات الدولیہ' اور ڈاکٹر محمد صادق عینی کی 'الاسلام والعلاقات الدولیہ' سے فائدہ اٹھایا ہے۔ فرصت کی کمی حامل نہ ہوتی تو مصنف کے لیے ان کتابوں کے مراجع سے براہ راست مراجعت کوئی مسئلہ تھا۔ کتاب کے بے حوالہ اور دوسرے نامکمل حوالوں کے لیے بھی مصنف کی اسی مجبوری کا ذمیل ہونا عین قرین قیاس ہے۔ کتاب میں صفحات ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰ اور ۲۱ پر ویڈیو اور اورغیر جانب داری کے مسئلہ پر مصنف نے جو بحث کی ہے ہمارے محدود مطالعوں میں وہ غالباً اردو میں پہلی بار آئی ہے۔ البتہ ویڈیو کے مسئلہ کی کسی قدر مزید تفصیل کی ضرورت تھی۔ اسی طرح یوان او کے عالمی منشور پر ۲۱ تا ۲۳ مصنف کا تبصرہ بھی بہت خوب ہے۔

البتہ دیا چہ میں مصنف کا یہ کہنا کہ اردو میں اس موضوع پر شاید یہ پہلی کتاب ہو صحیح نہیں ہے۔ آج سے نصف صدی سے بھی قبل جناب ڈاکٹر حمید اللہ صاحب پریس نے بھی اپنی کتاب 'قانون بین الممالک' کے متعلق اسی طرح کی بات لکھی تھی جس پر تبصرہ کرتے ہوئے اس

سے پہلے لکھی گئی 'الجہاد فی الاسلام' کے مصنف نے اس کے حوالہ سے اس کی تردید کی تھی جس میں بین الاقوامی قانون کے شعبہ جنگ پر تفصیل سے بحث کی گئی تھی (ادبیات مودودی ص ۳۹) مرکزی مکتبہ اسلامی، دہلی (۱۹۸۵ء) اور جوارد زبان میں آج بھی اس موضوع پر شاید یہ مثال چیز ہے۔ ۱۹۸۲ء میں مرکزی مکتبہ اسلامی دہلی ہی سے شائع شدہ شیخ ابو زہرہ مصری مرحوم کی کتاب کے خاکسار کے ترجمے 'انسانی معاشرہ - اسلام کے سائے میں' بھی یہ موضوع غامبی تفصیل سے زیر بحث آیا ہے۔ اسی طرح ص ۵۹ پر کیمیاوی اسلو کے ساتھ فیملی پلاننگ کی اسکیموں پر پابندی کی بات مصنف نے جس نعیم سے کہی ہے وہ اس مسئلہ میں اسلام کے صحیح نقطہ نظر سے ہم آہنگ نہیں ہے۔ طبقہ علماء آج بھی عام طور پر اس مسئلہ میں عدم توازن کا شکار ہے۔ کتاب میں مصنف نے ڈاکٹر حمید اللہ صاحب وغیرہ کے حوالے ان کے نام کے ساتھ دئے ہیں، پتہ نہیں کیوں ص ۱۹ پر مسئلہ قومیت، کا حوالہ مصنف کے ذکر کے بغیر ہے۔ ہمارے بعض چوٹی کے علماء نے اپنی اہم ترین کتاب میں علامہ سید سلیمان ندویؒ کی شاہکار تصنیف 'ارض القرآن' کا حوالہ 'ارض القرآن' کا مصنف لکھتا ہے! اس انداز سے دیا ہے جیسے کہ کسی مستند عالم دین اور نامور اسلامی محقق کی نہیں بلکہ کسی مستشرق کی کتاب ہو۔ ایسے ہی ص ۴۳ پر ہو کتابت کے ساتھ مصنف کا حاشیہ ۲ بھی غیر ضروری ہے جس سے خواہ مخواہ کے لیے اسلامی تحریکات سے سونپنی پیدا ہوتی ہے صفحات ۲۳، ۱۰۵، ۱۰۹، ۱۶۰، ۱۶۳ پر کتابت کی غلطیاں ہیں۔ اسی طرح ص ۱۶۰ پر حاشیہ غائب اور ص ۶۳، ۶۴ پر حضرت عمرو بن العاص کا واقعہ بلا حوالہ ہے۔ ایسے ہی ص ۵۳ پر 'خیر الناس من یفیع الناس' کی انتہائی کمزور روایت بلا حوالہ اور ص ۳۶ پر 'الناس سواسیۃ کاسنان المشط' کے لیے مشکوٰۃ کا حوالہ ہے جو غالباً صحیح نہیں ہے۔ اس کے متعلقہ باب میں یہ روایت نہیں ملی۔ سرخسی کی مبسوط اور صنعانی کی سبیل السلام میں البتہ اس کا حوالہ ہے جس کے الفاظ مصنف کے دئے ہوئے الفاظ سے مختلف ہیں۔ (سلطان احمد اصلاحی)

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت سے انفرادی خریداری اپنے خریداری کے کا نمبر اور ایجنسیاں اپنے ایجنسی کے کا نمبر لکھیں، محفے آرڈر کے کوپن پر اپنا نام اور پتہ صاف صاف لکھیں۔ منیجر